Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون ۹ ۴ ۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۵ ررمضان ۱۳۹۷ھ، ۳۱ ظہور ۱۳۵۶ ہش، ۳۱ اگست ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۹۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ ظہور۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید ونصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

مسجد مبارک ربوہ میں رمضان المبارک کا جو خصوصی درس ہو رہا ہے اس کی مختصر رپورٹ الفضل ۲۸ اگست کے اخبارِ احمدیہ میں شائع ہو چکی ہے۔ اس رپورٹ میں یہ امر درج ہونے سے رہ گیا تھا کہ ۵ و ۶ رمضان المبارک کو محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ناسازیٔ طبع کے باعث درس نہ دے سکے ان کی جگہ ان کے متبادل مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری نے درس دیا۔

ماہِ رمضان کی برکات حاصل کرنے کا اہتمام فرمائیے

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے ثابت ہے کہ صدقہ و خیرات اور ماہِ رمضان کا گہرا تعلق ہے۔ آپ بھی تحریکِ جدید کا چندہ کلی طور پر اِس مبارک مہینہ میں ادا فرما کر دوہرا ثواب حاصل کیجئے۔

امسال بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں انشاء اللہ تعالیٰ ۱۴ ستمبر ۱۹۷۷ء یعنی ۲۹ رمضان المبارک کو دعائیہ فہرست پیش کی جائے گی۔

آپ بھی اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی دعاؤں سے مستفیض ہونے کی سعی بلیغ فرمائیے اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عید الفطر تک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات نہیں ہو سکے گی

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآنِ کریم کا کُھلا کُھلا اعجاز یہ ہے کہ اس میں غیر محدود حقائق و معارف پائے جاتے ہیں

یہ حقائق ہر زمانہ کے وساوس کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلّح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں

"جاننا چاہیئے کہ کُھلا کُھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہلِ زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو ... ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں وہ غیر محدود معارف وحقائق وعلوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اُس زمانہ کی حاجت کے موافق کُھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلّح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ فقط بلاغت و فصاحت ایسا امر نہیں ہے جس کی اعجازی کیفیت ہر ایک خواندہ و ناخواندہ کو معلوم ہو جائے۔ کُھلا کُھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف وحقائق اپنے اندر رکھتا ہے جو شخص قرآن شریف کے اس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علمِ قرآن سے سخت بے نصیب ہے۔"

"اے بندگانِ خدا! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف وحقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا انہزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ کوئی شخص برہمو یا بدھ مذہب والا یا آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الٰہی صداقت نکال نہیں سکتا جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو۔ قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال ان صحفِ مطہرہ کا ہے تا خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۵)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک میں ہمارے لئے یہ موقعہ عطا کیا جاتا ہے

کہ

ہم اپنے نفس کو اور اپنے جذبات و خواہشات کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کی عادت ڈالیں

ایسا کرنے کے نتیجہ میں پہلے اسرارِ روحانی کو سمجھنے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے اور بالآخر اللہ تعالیٰ خود ہمارا معلّم بن جاتا ہے

قرآن کریم کی ایک آیت کی پُر معارف تفسیر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ر فتح (دسمبر) ۱۳۴۷ ہش ــــــ بمقام ربوہ

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل قرآنی آیت کی تلاوت فرمائی :-

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ۔ (بقرہ آیت ۱۸۶)

اس کے بعد فرمایا :-

رمضان کے مہینہ میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے اِس طرف متوجہ کیا ہے کہ

ہم قرآن کریم کی تین اصولی برکات

سے مستفید ہونے کی انتہائی کوشش کریں۔ ایک تو احکامِ شریعت سامنے لائیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہدایت کی ان راہوں پر چلنے کی اپنی طرف سے ہی ہمیں توفیق عطا کرے کہ اس کی توفیق کے بغیر تو انسان کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔

دوسری برکت جس کا ذکر اس نے اِس آیت میں کیا ہے یہ بیان کی ہے کہ قرآن کریم صرف ہدایت کی راہ ہی نہیں بتاتا بلکہ حکمت بھی بتاتا ہے اور دلائل بھی دیتا ہے اور ان ہدایت کی راہوں سے جو چیزیں یا ماحول کے جو دباؤ دُور لے جانے والے ہیں ان پر بھی روشنی ڈالتا ہے اور ہمیں ان غلط راہوں کے فساد پر آگاہ کرتا ہے۔ اور جو نیکیاں ہیں ان کو بھی بیان کرتا ہے۔ اصولاً تو وہ ایک ہی ہیں لیکن حالات اور زمانہ کے لحاظ سے عملِ صالح بھی بدلتے رہتے ہیں۔ مثلاً جس وقت منکرِ اسلام نے تلوار سے اسلام کو مٹانا چاہا اُس وقت ایک مسلمان کی ذمّہ داریاں کچھ اَور تھیں اور جب اس میں ناکام ہو کر ہر قسم کے دجل کے حربوں کو اسلام کے خلاف استعمال کیا گیا تو اس وقت ایک مسلمان کی ذمّہ داریاں پہلی ذمّہ داریوں سے مختلف ہوگئیں گو اصولی طور پر ان کی ایک ہی ذمّہ داری رہی کہ اپنا سب کچھ قربان کر کے اسلام کا دفاع اور اسلام کو غالب کرنے کی کوشش کرنا ہے اور یہ اصولی ذمّہ داری ہے۔ لیکن ایک زمانہ میں اِس اصولی ذمّہ داری کی کچھ اَور شکل تھی اور دوسرے زمانہ میں اس اصولی ذمّہ داری کی شکل کچھ اَور بن گئی۔ غرض قرآن کریم نے اپنے احکام کی حکمت اور دلائل بیان کئے ہیں۔ قرآن کریم کے اسی فقرہ یا اسی حصّہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے اور اس کے معنی بیان کرتے ہوئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

کہ "قرآن کریم جو تعلیم دیتا ہے اس کی صداقت کی وجوہات پہلے دکھلا لیتا ہے اور ہر ایک مطلب اور دعا کو حجج اور براہین سے ثابت کرتا ہے اور ہر ایک اصول کی حقیقت پر دلائل واضح بیان کر کے مرتبہ یقینِ کامل اور معرفتِ تام تک پہنچاتا ہے اور جو جو خرابیاں اور ناپاکیاں اور خلل اور فساد لوگوں کے عقائد اور اعمال اور اقوال اور افعال میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان تمام مفاسد کو روشن براہین سے دُور کرتا ہے"

پھر اسی تسلسل میں آگے جا کر اصولی طور پر آپ نے بیان کیا :-

"بینائی دل اور بصیرتِ قلبی کے لئے ایک آفتابِ چشم افروز ہے اور عقل کے اجمال کو تفصیل دینے والا اور اس کے نقصان کا جبر کرنے والا ہے" (براہین احمدیہ صث ۹۲)

اور اِس آیت کے ایک معنی یہی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہاں بیان کئے ہیں کہ قرآن کریم ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق اپنے احکام کی حکمتیں اور اس زمانہ کے فساد کو دُور کرنے کے لئے جن دلائل کی ضرورت ہے وہ اپنے اندر رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے لوگ کھڑے کئے جاتے ہیں جنہیں یہ دلائل سکھائے جاتے ہیں۔ پس اس برکت سے حصّہ لینے کے لئے انتہائی جہاد تزکیہ نفس کے حصول کے لئے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہایت متضرعانہ دعائیں

اس مجاہدہ کی قبولیت کے لئے ضروری ہیں کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ فضل نہ کرے کوئی شخص اپنی طاقت یا زور یا علم یا فراست یا عقل سے خدا کی نگاہ میں اپنے آپ کو پاک اور مطہّر نہیں بنا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ایسا ہونا ممکن نہیں ہے۔ جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ فضل کرتا ہے اور جو اس کے فضل سے طہارت اور تزکیہ کے نہایت ہی اعلیٰ مقام کو حاصل کر لیتے ہیں اور ان پر قرآنی انوار اور قرآنی اسرار اور قرآنی معارف کے دروازے کچھ اس طرح کھولے جاتے ہیں کہ یہ سب کچھ ایک خارق عادت حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ میں حضور کا ایک اقتباس اس وقت پڑھوں گا لیکن اس کے پڑھنے سے قبل میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم نے خود اس مضمون کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ۔ (سورۃ الانعام آیت ۱۰۶)

یعنی ہم نے قرآن کریم کی آیتوں کو کئی طرح پھیر پھیر کر دنیا کے سامنے رکھا ہے ایک نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ تو اس طرح ہے کہ مختلف طبائع کو اپیل کرنے والی جو باتیں تھیں وہ مختلف طبائع کے لحاظ سے قرآن کریم نے بیان کر دیں تا کہ کوئی طبیعت خدا کے حضور یہ نہ کہے کہ میری فطرت کو تو تُو نے ایسا پیدا کیا تھا لیکن اس کے مطابق مجھے دلیل نہیں دی گئی اور ایک یہ ہے کہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سے نئے سے نئے دلائل اور نئے سے نئے حجج اور براہین لوگوں کو بتاتا رہتا ہے۔ اور جن کو وہ یہ دلائل اور براہین سکھاتا ہے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ظلّی طور پر معلّم بنا دیتا ہے اور اس معلّم کا کام یہ ہے کہ دَرَسْتَ لوگوں کو سکھلا دے ان کے سامنے بیان کر دے لیکن صرف یہ درس کافی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ درس کے علاوہ ایک اور سلسلہ ہم نے یہ جاری کیا ہے کہ

ایسے علماءِ ربّانی پیدا ہوتے رہتے ہیں

جو اللہ تعالیٰ کی خشیت سے معمور اور اس کے تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر قائم ہوتے ہیں اور وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ اللہ تعالیٰ ایسے علماء کی جماعت کے لئے قرآنی آیات کو کھول کر بیان کر دیتا ہے۔ وہ مطہّر نفس دنیا میں آکر قرآن کریم کے اسرار کو حاصل کرتے اور پھر ان کا درس دیتے ہیں۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو معلّمِ حقیقی کے کامل ظلّ ہیں احکامِ قرآنی کو کھول کر بیان کرتے ہیں۔

پس معلّم تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے لیکن اس دنیا میں اگر کوئی کامل ظلّ معلّم کی حیثیت میں پیدا ہوا تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ۔

(سورہ جمعہ آیت ۳)

کہ اللہ تعالیٰ نے ایک اَن پڑھ قوم میں انہی میں سے ایک فرد کو رسول بنا کر بھیجا ہے جو رسالت کے ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز ہے يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وہ تمام احکامِ شریعت ان کے اوپر پڑھتا ہے جس بات کا هُدًى لِّلنَّاسِ کے ساتھ تعلق ہے اس کو وہ کھول کر ان کو بتاتا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ

رمضان کے مہینہ میں

روزے رکھو۔ دوسری شرائط کو پورا کرو۔ شور و غوغا نہ کرو۔ گالیاں نہیں دینی۔ اپنی پوری توجہ قرآن کریم اور اس کی برکات کے حصول کی طرف پھیرنی ہے۔ اپنے نفس کو (اس ماہ میں خصوصاً) مارنے کی کوشش کرنی ہے اور اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ میں جس مقام کا ذکر ہے اپنی استعداد کے مطابق اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے وَيُزَكِّيْهِمْ پھر اپنی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں وہ ان کے نفوس میں بھی تزکیۂ نفس پیدا کرتا ہے۔ جب یہ تزکیۂ نفس پیدا ہو جاتا ہے یعنی آپؐ کی قوتِ قدسیہ سے فائدہ اٹھا کر اور آپؐ کے اسوہ پر عمل کر کے انسان خدا کی نگاہ میں محبوب اور پیارا اور مطہّر بن جاتا ہے تو پھر وہ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ کے اسرارِ روحانی ان کو سکھاتا ہے وَالْحِكْمَةَ اور اس قرآنِ عظیم کی حکمت کی باتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کے طفیل ان پر ظاہر ہونے لگ جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کامل اور مکمل ظلّی معلّم کے فیوض جاری ہوتے ہیں اور قیامت تک ایسے لوگ آپؐ کے فیض کے نتیجہ میں پیدا ہوتے رہیں گے جس طرح آپؐ ہی کے فیض کے نتیجہ میں آپؐ سے قبل آدم سے لے کر آپؐ کے زمانہ تک خدا تعالیٰ کے مقرّب پیدا ہوتے رہے۔ غرض اس آیت میں یہ اشارہ بھی ہے کہ تزکیۂ نفس کے بعد ہی تعلیم الکتاب کا امکان پیدا ہوتا ہے اس کے بغیر نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے

کہ جو شخص یا جو اشخاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرتے ہوئے قرآن کریم کے جُوئے کے آگے اپنی گردن رکھ دیتے ہیں اور اپنے نفس کو کلّی طور پر فنا کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں اور آپؐ کے طفیل اللہ تعالیٰ میں گم اور فنا ہو جاتے ہیں وہ قرآن کریم کی اس برکت سے ایک کامل اور مکمل حصہ پاتے ہیں۔ آپ قرآن کریم کی برکات اور اس کے انعامات کا ذکر کرتے ہوئے کہ جو قرآن کریم کے متبعین پر مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں فرماتے ہیں:۔

"ازاں جملہ علوم و معارف ہیں جو کامل متبعین کو خوانِ نعمتِ فرقانیہ سے حاصل ہوتے ہیں جب انسان فرقانِ مجید کی سچّی متابعت اختیار کرتا ہے اور اپنے نفس کو اس کے امر و نہی کے بکلّی حوالہ کر دیتا ہے اور کامل محبّت اور اخلاص سے اس کی ہدایتوں میں غور کرتا ہے اور کوئی اعراض صوری یا معنوی باقی نہیں رہتا تب اس کی نظر اور فکر کو حضرتِ فیاض مطلق کی طرف سے ایک نور عطا کیا جاتا ہے اور ایک لطیف عقل اس کو بخشی جاتی ہے جس سے عجیب و غریب لطائف اور نکاتِ علمِ الٰہی کے جو کلامِ الٰہی میں پوشیدہ ہیں کھلتے ہیں۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

پھر فرماتے ہیں:۔

"سو جو جو علوم و معارف و دقائق حقائق و لطائف و نکات و ادلہ و براہین ان کو سوجھتے ہیں وہ اپنی کمیّت اور کیفیّت میں ایسے مرتبۂ کاملہ پر واقع ہوتے ہیں کہ جو خارق عادت ہے اور جس کا موازنہ اور مقابلہ دوسرے لوگوں سے ممکن نہیں کیونکہ وہ اپنے آپ ہی نہیں بلکہ تفہیم غیبی اور تائیدِ صمدی ان کی پیش رو ہوتی ہے اور اسی تفہیم کی طاقت سے وہ اسرار اور انوارِ قرآنی ان پر کھلتے ہیں جو صرف عقل کی دُود آمیز روشنی سے کھل نہیں سکتے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس

یہ علامتیں

قرآن شریف کے کامل تابعین میں اکمل اور اتم طور پر پائی جاتی ہیں۔ وہ لوگ جو قرآن کریم کی اتباع میں کوشاں تو رہتے ہیں لیکن اپنی استعداد یا اپنے مجاہدہ کی کمزوری کے نتیجہ میں کامل تابعین کے مقام کو حاصل نہیں کر سکتے یا انہوں نے ابھی تک حاصل نہیں کیا اُن پر قرآن کریم کی یہ علامتیں اکمل اور اتم طور پر نازل نہیں ہو سکتیں لیکن اپنی اپنی کوشش اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق قرآن کریم کے انعامات اور اس کے فضلوں کی یہ علامتیں ان پر بھی نازل ہوتی ہیں کیونکہ صرف یہ تو نہیں کہ ایک بلند تر مقام تو ایک مسلمان کو مل سکتا ہے اور اس کے نچلے مقام اُس کو نہیں مل سکتے یہ بات خلافِ عقل ہے۔ ہر شخص اپنی اپنی استعداد (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استعداد کے متعلق بھی بڑے عجیب اور لطیف پیرایہ میں روشنی ڈالی ہے) کے مطابق اور اپنی مخلصانہ اور مقبول کوششوں کے نتیجہ میں ان فیوض سے حصہ پا سکتا ہے جو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں رکھے ہیں۔

مَیں نے سوچا کہ سب سے کم حصہ جو ایک مسلمان خدا تعالیٰ کے اِس عظیم قرآن کے فیوض سے حاصل کر سکتا ہے وہ اِس قسم کی عقل ہے کہ وہ دوسروں کے بیان کردہ اسرارِ رُوحانی کو سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ یہ پہلا مرحلہ ہے یعنی ابھی اس کو وہ مقام تو حاصل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود اس پر اسرارِ قرآنی ظاہر کرے اور انوارِ قرآنی سے اُسے منوّر کرے لیکن وہ اتنی عقل دے دیتا ہے کہ جن پر اسرار و انوارِ قرآنی بارش کی طرح نازل ہوتے ہیں اُن کے بیان کردہ اسرارِ قرآنی کو اُن کے مُنہ سے سُننے یا اُن کی کتابوں سے پڑھنے کے بعد سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ کہتے ہیں نقل را عقل باید۔ ہر شخص اِس قابل نہیں ہوتا کہ اسرارِ رُوحانی کو خواہ وہ بڑی وضاحت سے بیان کئے گئے ہوں سمجھ سکے۔ مثلاً جو شخص متوجہ ہی نہیں، جس کی توجہ بہک جاتی ہے، وہ آدھی بات سُنتا ہے اور آدھی سُنتا ہی نہیں وہ سمجھے گا کیسے۔ مَیں نے یہ ایک موٹی مثال دی ہے جس کو بچے بھی سمجھ جائیں گے۔ غرض کم سے کم فیض جو انسان حاصل کر سکتا ہے وہ وہ عقلِ سلیم ہے جس کی نقل کے وقت بھی انسان کو ضرورت پڑتی ہے یعنی ایسے مامور اور صلحاء اور علماءِ ربّانی جو خدا تعالیٰ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کے طفیل علومِ قرآنی حاصل کر کے انہیں دوسروں تک پہنچاتے ہیں ان علوم کو ایسے لوگ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

علوم کا ایک خزانہ

قرآن کریم سے نکال کر دُنیا کے سامنے رکھا ہے لیکن یہی ایک چھوٹی سی جماعت ہے جو ان علوم کو سمجھنے کے قابل ہے۔ بعض دفعہ انسان کا دماغ یہ دیکھ کر چکرا جاتا ہے کہ اتنی حکمت کی باتیں ہیں غیر ان کو سمجھتے کیوں نہیں۔ ان علوم سے قرآن کریم کی شان بلند ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض اور آپؐ کی برکتیں سامنے آتی ہیں۔ غرض انمول جواہر اور ہیرے ہیں جو آپؑ کی کتب میں موجود ہیں لیکن آپ دیکھتے ہیں مگر کتنے ہیں جو انہیں سمجھ سکیں۔

غرض کم سے کم مقام دوسروں کے بتائے ہوئے ہدایت کے دلائل اور حکمتوں کو سمجھنے کا ہے اور بڑے سے بڑا اور بلند تر مقام وہ خارق عادت مقام ہے کہ جس کے ساتھ کوئی اور مقابلہ نہیں کر سکتا اور ان دو مقامات کے درمیان بے شمار مقامات ہیں جو ہم حاصل کر سکتے ہیں اور ان سے آگے ترقی کر سکتے ہیں۔ آج ہم نے ایک مقام کو حاصل کیا تو کل دوسرے مقام کو حاصل کر لیں گے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں بیان کیا ہے کہ رمضان کے مہینہ میں تمہارے لئے ایک موقعہ عطا کیا گیا ہے کہ تم اپنے نفس کو، جذبات اور خواہشات کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کی عادت ڈالو اور تکالیف برداشت کرنے کا اپنے جسموں کو عادی بناؤ۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کی قربانی ہم سے چاہتا ہے۔ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کے بعد تو درحقیقت انسان کا کچھ اپنا رہتا ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

مَیں نے تمہیں ایک مہینہ ایسا عطا کیا ہے

جس میں مَیں نے کہا ہے کہ تم میری خاطر بھُوکے رہو، جس میں مَیں نے کہا ہے کہ تم میری خاطر نیند کم کر لو، جس میں مَیں نے کہا ہے کہ تم میری خاطر اپنا بہت کچھ چھوڑ دو۔ تم اپنی خواہشات کو چھوڑ دو، تم نیکیاں کرو، اپنے اموال میں سے اور اپنے اوقات میں سے کچھ میری راہ میں دو، تم میرے قریب تو آنے کی کوشش کرو تاکہ میرے ساتھ تمہارا اس قسم کا تعلق پیدا ہو جائے کہ تم نہ صرف یہ کہ دوسروں کی باتیں سمجھنے لگ جاؤ جو مَیں ان کو معلّمِ حقیقی کی حیثیت سے بتاتا اور پڑھاتا ہوں بلکہ تم خود میرے شاگرد بن جاؤ۔ چاہے پہلی جماعت کے شاگرد ہی ہی لیکن میرے شاگرد بن جاؤ۔ اور اگر اس میں کامیاب ہو جاؤ گے تو پھر تم میری دی ہوئی توفیق سے دوسری جماعت میں بھی ہو جاؤ گے اور اس کے بعد پھر تیسری جماعت میں ہو جاؤ گے پھر کچھ عرصہ بعد تم ایم اے تک پہنچ جاؤ گے پھر تم ڈاکٹریٹ اور پوسٹ ڈاکٹریٹ کے مقام تک پہنچ جاؤ گے۔ مادّی دنیا میں بھی علمی تحقیق کا در ہمیشہ کھُلا رہتا ہے اور جس کتاب عظیم میں، جس کتاب حکیم میں اور جس فرقان میں نہ ختم ہونے والے خزانے پائے جاتے ہیں اس کے متعلق بھی تحقیق کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ وہ کھُلا رہتا ہے۔ وہ لوگ جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ان کا مقام ارفع اور اعلیٰ ہے اور کامل اتباع کے نتیجہ میں کامل معرفت انہیں عطا کی جاتی ہے۔ ان پر بھی مزید ترقیات کے دروازے بند نہیں ہوتے۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ سے زیادہ سیکھتے چلے جاتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ ترقی حاصل کرتے چلے جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ماہِ رمضان ترقیات حاصل کرنے کا ایک موقعہ بہم پہنچاتا ہے

اِس کو گنواؤ مت۔ اگر تم رمضان کی عبادات خلوصِ نیّت کے ساتھ اور میری بتائی ہوئی شرائط کے ساتھ ادا کرو گے تو میرے سکول میں، میرے مدرسہ میں داخل ہو جاؤ گے جہاں صرف درس نہیں ہوگا بلکہ وہاں بیان بھی ہوگا۔ وہاں دو کلاسیں ہوں گی، ایک درس ہوگا یعنی جو دوسروں سے سیکھا وہ تم سمجھنے لگ جاؤ گے اور ایک بیان کی کلاس ہوگی کہ مَیں تمہیں خود سکھاؤں گا، مَیں خود تمہارا معلّم بن جاؤں گا۔ اور کتنا خوش قسمت ہے وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ خود سکھانا شروع کر دے۔ پس رمضان کی اِس برکت سے بھی زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اور میری خواہشات کو پُورا کرے اور وہ ہمارا معلّم بنے۔

(الفضل ۱۹؍دسمبر ۱۹۶۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزوں سے متعلق چند ضروری باتیں

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری۔ سابق مبلغ مغربی افریقہ و ملائیشیا

رمضان کا مبارک اور بابرکت مہینہ ایسا جاذب روحانی ماحول اپنے ساتھ لاتا ہے کہ اس میں فطرتِ انسانی دوسرے مہینوں کی نسبت عموماً دینی فرائض اور خصوصاً روزہ سے متعلق عبادات کے پروگرام پر عمل پیرا ہونے کی طرف زیادہ راغب ہوتی ہے اور انسان عام نیک اعمال بجا لانے میں بھی زیادہ خوشی محسوس کرتا ہے۔ بلکہ اپنے نیک اعمال کا پلڑا بھاری کرنے کا خاص جوش اور ولولہ اپنے اندر پاتا ہے اور ہر فطرتِ صحیحہ یہ محسوس کرتی ہے کہ امتِ مسلمہ پر ایک خاص روحانی موسم وارد ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس سے کون کون اور کتنے لوگ فائدہ اٹھاتے اور کتنے بدقسمت اپنے آپ کو محروم ہی رکھتے ہیں۔

محرومی سے بچنے کا علاج

تجربہ شاہد ہے کہ رمضان شریف کے فرائض وواجبات اور اس سے متعلق عبادات کی کما حقہ اور نتیجہ خیز طور پر مہینہ بھر ادائیگی کا انحصار محض اپنی کوششوں اپنے عزم و ہمت اور استقامت پر ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور اس کی طرف سے ملنے والی توفیق پر بھی ہے۔ بسا اوقات انسان چاہتے ہوئے اور خواہش رکھتے ہوئے بھی اس بابرکت ماہ کے واجبات و نوافل کی ادائیگی سے کسی مخفی در مخفی حکمتِ الٰہی یا کمزوری کے سبب محروم رہ جاتا ہے۔ رمضان شریف میں اس قسم کی کلی یا جزئی محرومی کی دوری کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایسا انسان متواتر تضرّع سے یہ دعا کرتا رہے کہ الٰہی یہ تیرا پاک و مقدس مہینہ ہے مجھے اس کی برکتوں اور رحمتوں سے محرومی سے بچا لے اور تو اپنے فضل و کرم سے ان روزوں کی ادائیگی اور دیگر عبادات اپنی پوری شرائط کے ساتھ بجالانے کی مجھے توفیق عطا کر اور اپنی مغفرت اور رضا کے عطر سے مجھے بھی معطّر فرما!

دنیا کے ہر بڑے مذہب میں روزوں کا تصور اور ذکر بطور ایک بدنی عبادت کے موجود ہے لیکن اسلام نے روزوں کے احکام کو نہایت پرحکمت طور پر منضبط اور مفید رنگ میں پیش کیا ہے اور انہیں ایک ہی وقت میں اجتماعی طور پر بجا لانا فرض قرار دیا ہے۔ نیز جہاں پہلے مذاہب کے روزوں کا تعلق شمسی حساب سے تھا۔ اسلام نے اس بارہ میں قمری مہینوں اور قمری حساب کو پیش نظر رکھا ہے تاکہ ماہِ صیام ہر موسم میں آسکے اور کسی ملک و قوم کے لئے یہ تکلیف مالا یُطاق یا مشقت اور ایذا رسانی کا موجب نہ بنے۔ نیز اسلام سے پہلے روزوں کے مقاصد تو محدود تھے مگر اسلام نے ان کی اغراض و مقاصد کو عالمگیر بنا دیا ہے اور تقویٰ کو اصل مقصود قرار دے کر نیز اکل و شرب کے اوقات وغیرہ میں خیر الامور اوسطھا کے مطابق میانہ روی اختیار کرکے روزوں کی افادیت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔

رمضان کی وجہ تسمیہ

رمضان شریف قمری سال کا نواں مہینہ ہے۔ رمضان اس کا اسلامی نام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں اسے دیا ہے۔ اسلام سے پہلے اس مہینے کا نام ناطق یا ناتق تھا اور رمض الصائم کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی خاطر بھوکا اور پیاسا رہنے کی وجہ سے روزہ دار کا اندرونہ تپ گیا۔ یا سخت گرم ہوگیا۔ اس وجہ سے اس ماہ کا نام رمضان رکھا گیا۔

دوم اس ماہ میں روزہ دار کا گناہوں کے خلاف مجاہدہ اور گرم جوشی اور عبادت میں خاص انہماک، سرگرمی، سعیٔ مسلسل اور ولولہ اس کے سابقہ گناہوں اور کوتاہیوں کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے اور خدا کا خوف اور سوزِ محبت انہیں بھسم کر دیتی ہے اور اس طرح روزہ دار گویا اپنے دل کا زنگ وغیرہ دور کرکے اور خالص سونے کی طرح ہو کر اس خوشی میں پھر عید مناتا ہے۔

سوم۔ اس بابرکت مہینہ کی پرخلوص عبادات اور للہ بھوک پیاس روزہ دار کے دل میں اللہ تعالیٰ سے سچے عشق کی آگ اور سوز و گداز اور اس کی مخلوق سے سچی دلی ہمدردی اور محبت کا جوش پیدا کرتی ہیں۔

ایک خصوصیت اس مہینہ کی یہ ہے کہ اس میں قرآن کریم نازل ہونا شروع ہوا چنانچہ سب سے پہلی وحی حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رمضان کی ۲۴ تاریخ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر حاضر ہوئے جس کے بعد باقاعدہ قرآن مجید نازل ہونا شروع ہو گیا اور حضرت جبرائیلؑ پھر ہر رمضان میں آکر حضورؐ کے ساتھ قرآن کریم کے نازل شدہ حصہ کی دہرائی کرتے رہے۔ پھر اسی ماہِ مبارک کے آخری عشرہ میں وہ رات بھی آتی ہے جو اپنی برکات کے لحاظ سے ہزار مہینوں سے برتر ہے۔ اس رات سے مراد مامور من اللہ کی بعثت کا زمانہ بھی ہوتا ہے۔

صوم کا مطلب

صوم کے اصل معنی کسی کام سے رُک جانے کے ہوتے ہیں خواہ اس کا تعلق کھانے پینے سے، یا گفتگو کرنے، کانوں سے سننے آنکھوں سے دیکھنے۔ چلنے پھرنے اور ہاتھوں سے کچھ کرنے وغیرہ سے ہو۔ جو گھوڑا چلنے پھرنے یا چارہ کھانے یا دوڑ لگانے سے رُک جائے اُس کو لغتِ عرب میں صائم کہا جاتا ہے۔ عین دوپہر کے وقت کو بھی صوم کہتے ہیں کیونکہ قدیم تصور کے مطابق اس وقت سورج وسطِ آسمان پر ٹھہر جانا تصور کیا جاتا تھا۔ اسی طرح عرب ٹھہری ہوئی ہوا کو بھی صوم کہتے تھے۔ اسلام کے آنے پر یہ لفظ اصطلاحی طور پر روزہ اور روزہ دار کے لئے استعمال ہونے لگا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اسے ان معنوں میں استعمال فرمایا۔

حواسِ خمسہ کا روزہ

صوم کے مندرجہ بالا معنوں کے پیش نظر ہی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو فرمایا ہے کہ:-

"اذا صُمت فلیصُم
سمعُکَ وبصرُکَ
ولسانُکَ ویدُکَ
وکلّ عضوٍ منکَ"

یعنی جب تو روزہ رکھے تو چاہیئے کہ اپنے کانوں اپنی آنکھوں اپنی زبان، اپنے ہاتھوں اور اپنے جسم کے تمام اعضا کا روزہ رکھے اور اللہ تعالیٰ کی ممنوعہ اور ناپسندیدہ باتوں اور اس کے منع کردہ کاموں سے انہیں باز رکھو ورنہ محض بھوکے اور پیاسے رہنے سے تمہارا روزہ قبول نہ ہوگا۔

غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ روزہ اصل میں امساک اور روک ہی ہے یعنی اپنی تمام نفسانی خواہشات کو روکے رکھنا اور قابو میں رکھنا اور عبودیت کا راز اور حقیقت بھی اسی میں پوشیدہ ہے۔ حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کا شرف حاصل ہوا تو میں نے آپؐ سے عرض کیا۔

"یارسول اللہ اَوْصِنِیْ!"
اے اللہ کے رسولؐ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے!

آپؐ نے فرمایا:-

"اِحْبِسْ حَوَاسَکَ"
یعنی تو اپنے حواسِ خمسہ کو قابو میں رکھ!

حقیقت یہ ہے کہ انسان سے نیکیوں اور برائیوں کا ظہور انہیں پانچ حواس کے ذریعہ سے ہوتا ہے آنکھ جو دیکھنے کا آلہ ہے۔ کان جو سننے کا آلہ اور ناک جو سونگھنے کی مشین ہے اور زبان جو ذائقہ کا آلہ ہے اور پورا جسم جو چھونے کا آلہ ہے یہ پانچوں آلے مشینیں یا اعضاء اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اطاعت اور اس کی معصیت اور نافرمانی کے مشترک طور پر ذمہ دار ہیں اور نیک وبد اور مطیع و نافرمان ہونے کا سارا انحصار انہیں کے صحیح یا غلط استعمال پر ہے اور ان سب ظاہری حواس اور اعضاء کو قابو میں رکھنے اور روح کے تابع کرنے کا روزہ سب سے موثر ذریعہ ہے۔

روزوں کی اقسام اور نیت

رمضان شریف کے علاوہ بھی سال کے دوران روزے رکھے جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض روزے صرف اسی مہینہ کے روزے ہیں اور باقی پھر وہ روزے جو قرآن کریم میں بعض غلطیوں گناہوں یا جرائم کی سزا اور کفارہ کے طور پر عائد کئے گئے ہیں مثلاً رمضان کا روزہ عمداً بغیر کسی شرعی عذر کے توڑنے یا فرض روزہ کے دوران اپنی بیوی سے مجامعت کرنے کی سزا یا کفارہ متواتر دو ماہ کے روزے رکھنا ہے۔

نفلی روزے بھی مختلف قسم کے ہیں بعض نفلی روزے حضرت شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تعامل کی بناء پر سنت کا درجہ رکھتے ہیں۔ صوم وصال بھی ایک قسم ہے یعنی متواتر دن رات بغیر کھائے پیئے روزے رکھتے چلے جانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے چنانچہ فرماتے ہیں:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ایّاکم و الوصال"

یعنی بغیر کچھ کھائے پیئے متواتر
دن رات روزے رکھنے سے
پرہیز کرو۔

صحابہ رض نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ تو بعض دفعہ ایسا کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا۔ میرا معاملہ تم سے مختلف ہے میں رات اپنے رب کے پاس گزارتا ہوں اور وہ مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا بھی ہے۔

اسی سلسلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

"تسحّروا فانّ فی السّحور برکۃ"

کہ روزہ کے سحری کے وقت اُٹھ کر نفلوں کے بعد ضرور کچھ کھا کر روزہ رکھیں کہ اس میں خدا تعالیٰ نے برکت رکھی ہے۔

بعض صوفیا عمر بھر ایک روز چھوڑ کر روزہ رکھتے رہے ہیں اس کی ان کی اصطلاح میں صوم داؤدی کہا جاتا ہے۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں ہے گویا سنت بھی نہیں ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی سنتِ انبیاءؑ کے مطابق بعض مقاصد کے حصول کے ذریعے چھ ماہ متواتر روزے رکھے تھے۔

نیت ضروری ہے۔

ہر روزے کے لئے نیّت کرنی شرط ہے فرض روزے کے لئے قبل فجر نیت کرنی چاہیئے سوائے اس کے کہ کسی روز آنکھ نہ کھلے اور فجر ہو جائے۔ البتہ نفلی روزہ کی نیت فجر کے بعد بھی کسی وقت کی جا سکتی ہے یعنی جبکہ کچھ کھایا پیا نہ ہو۔ سیدتنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔

"دخل رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم علیھا ذات یوم فقال ھل عندک شیءٌ قالت: لا قال فانی اذا اصوم"

یعنی ایک روز دن کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رض کے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میرے ہاں تو اس وقت کچھ نہیں اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اچھا تو پھر آج میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

گویا اس وقت روزہ کی نیت فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیت کے بغیر خواہ انسان سارا دن بھوکا پیاسا رہے اس کا روزہ شمار نہیں ہوگا

روحانی تربیتی کورس

تیس روزوں کا یہ بابرکت مہینہ دراصل ایک روحانی اور جسمانی کورس ہے جو ایک ماہ کے لئے دن رات کا مکمل پروگرام پیش کرتا ہے جس پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے قرآن کریم کی اصطلاح میں اس تربیتی کورس کے اسباق یا دروس کا مختصر نام بھی تقویٰ، ذکر الٰہی اور شکر الٰہی ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ "لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ" اور "وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ" اور "لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ" روزوں سے متعلق آیات میں استعمال فرما کر ہمیں انہیں تینوں مقاصد کی طرف واضح طور پر توجہ دلاتا ہے۔ تقویٰ کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بے شمار معنی اور مطالب بیان فرمائے ہیں جو بارہا الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ مراد تقویٰ سے یہ ہے کہ آدمی اپنی پوری زندگی میں کوئی بھی اقدام کرتے ہوئے اور کوئی بھی کام کرتے ہوئے ہر معاملے کو پہلے اس لحاظ سے دیکھے جانچے اور غور سے پرکھ لے کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے حق کیا ہے اور باطل کیا ہے۔ جائز اور حلال کیا ہے اور ناجائز اور حرام کیا ہے یا بالفاظ دیگر خدا کو پسند کیا ہے اور ناپسند کیا ہے۔ اس کے قانون اور اس کی شریعت اور ہدایت نامہ میں اس بارے میں کیا رہنمائی کی گئی ہے کیا کرنے کو کہا گیا ہے اور کس بات سے روکا گیا ہے۔ غرضیکہ آدمی وہ کام کرے جس میں اسے خدا کی رضامندی نظر آئے اور اس کی ناراضگی اور نافرمانی کا ایک فیصدی بھی شبہ یا امکان نہ ہو۔ گویا اس کی رضا کی خاطر اپنی نفسانی خواہشات کو قابو میں رکھتے صبر سے کام لیتے دوسروں کی تکالیف اور ان کی ضروریات کا احساس کر کے انہیں پورا کرتے اور دوسروں کے لئے اور قوم کی اور دین کی خاطر اپنے آپ کو تکلیف اور مشقت میں ڈالنے اور اپنے آرام و آسائش کو قربان کرنے کی تربیت ہمیں اس مبارک مہینہ میں ملتی ہے بشرطیکہ اس کے لئے ہم دل و جان سے کوشاں ہوں۔

خدا کرے کہ ہم سب چھوٹے بڑے امیر غریب، مرد عورت رمضان شریف کی اہمیت و تقدس اور اس کی قدر و قیمت کو پوری طرح سمجھ کر اس سے متعلقہ تمام احکام پر عمل پیرا ہوں اور اس کی برکات سے فائدہ اٹھائیں اگر کسی سے کوئی کوتاہی ہوئی ہو تو اس ماہ کے باقی حصہ میں اس کی تلافی کی اسے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ ابھی نصف ماہ باقی ہے۔

O

خدّام الاحمدیہ اور تحریک جدید

خدام الاحمدیہ تحریک جدید کے لئے جس رنگ میں مکلّف ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عنوان پر خدام کو متعدد مرتبہ اپنے خصوصی خطابات سے نوازا ہے۔ امید ہے جملہ مجالس اپنے اپنے حلقہ میں تحریک جدید کے مالی جہاد میں بھرپور حصہ لے رہی ہوں گی گاہے گاہے مجالس کی طرف سے اس بارے میں رپورٹیں ملتی رہتی ہیں۔ مثال کے طور پر ربوہ کے ایک حلقہ کے زعامت کی طرف سے عزیزم رشید محمد صاحب ناصر سیکرٹری تحریک جدید نے ۶۱۰/- روپیہ کے وعدوں سے بھی زیادہ وصولی فرمائی ہے ۶۳۳/- روپیہ وصول کئے جا چکے ہیں اور مزید کوشش جاری ہے جزاہم اللہ تعالیٰ۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ اسی جوش و جذبہ کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقرر فرمودہ ٹارگٹ بقدر پندرہ لاکھ روپیہ کے حصول کے لئے جملہ مجالس منظم پروگرام کے تحت کوشش کریں۔

خاکسار خدام کی مساعی کے خوش کن نتائج کے لئے چشم براہ ہے۔ دفتر ہذا سے بھی رابطہ قائم رکھیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۲۱ ستمبر کو ہوگا

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ان شاء اللہ العزیز عید الفطر کے بعد اکیس ۲۱ ستمبر ۱۹۷۶ء بروز بدھ وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایسے طلباء جن کے والدین نے ان کی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وہ خود اب وقف کر کے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ مندرجہ ذیل کوائف سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق ضروری کارروائی مکمل کی جا سکے۔

(۱) نام ولدیت مع پتہ، عمر، تعلیم۔
(۲) میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان سے بھی مطلع فرمائیں
(۳) درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب کی معرفت آنی چاہئیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

پی اے ایف میں کمیشنڈ افسر

ایسے امیدوار جو بی ایس سی (فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن فزکس اور ریاضی) یا ایف اے (فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن مع ایف ایس سی پری انجینئرنگ مضامین سیکنڈ ڈویژن) ہوں اور ۲۰ فروری ۱۹۷۸ء کو ۱۸ تا ۲۴ سال عمر کے ہوں غیر شادی شدہ ہوں۔ درخواست بھیج سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے کسی بھی PAF انفارمیشن اور سلیکشن سنٹر سے حاصل کریں۔

انٹرویو روزانہ صبح ۸ بجے۔ آخری انٹرویو ۵ اکتوبر ۱۹۷۶ء (بحوالہ نوائے وقت ۲۷/۸/۷۶)

(ناظر تعلیم)

اعلانِ گمشدہ

میرا بھانجا عزیزم ماجد احمد ولد رفیق احمد بھٹی ساکن نواب شاہ ۵ اگست سے لاپتہ ہے۔ اس کی عمر تقریباً ۱۲-۱۳ سال ہے۔ ۵ اگست کی صبح ۸ بجے کے قریب وہ گھر سے نکلا اور ابھی تک لوٹ کر نہیں آیا جس کی وجہ سے اس کی والدہ اور دیگر لواحقین سخت پریشان ہیں۔

اگر کسی دوست کو اس کا کچھ علم ہو تو وہ اس کی اطلاع خاکسار یا مکرم محمد یوسف صاحب قائد علاقائی۔ کریانہ مرچنٹ ریلوے روڈ نواب شاہ کو دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

نیز احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو جلد واپس لے آئے۔ آمین۔

(اقبال حیدر یوسفی مکان نمبر ۹۳ - فیروز آباد کالونی
لطیف آباد ۱۲ حیدر آباد سندھ)

مجالس خدام الاحمدیہ فہرست تجنید بہت جلد بھجوائیں!

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریکِ جدید

ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

سالانہ چندہ ۵/- روپے ہے

مینیجنگ ایڈیٹر

خوشخبری

احمدی بھائیو! خدا تعالیٰ کے فضلوں، احمدیت کی برکتوں اور آپ کے تعاون سے

نیو پاک جیولرز (فون نمبر ۴۱۰۹۷۴)

۱۲۔ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور

شب و روز آپ کی خدمت میں مشغول ہے۔ اس خدمت کو مزید آگے بڑھانے کے لئے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیو پاک جیولرز کی ایک اور شاخ

۱۱۱۔ فیروز پور روڈ (نزد گلیکسی سینما) لاہور

کا بہت جلد افتتاح ہو رہا ہے۔

انتظار فرمائیے!

پروپرائٹر

میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ماہنامہ

مصباح

ربوہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا قدیم آرگن۔ دینی، اخلاقی اور علمی مضامین کا بہترین مرقع۔ خواتین جماعت کی علمی اور قلمی دلچسپیوں کا مرکز۔۔۔۔۔۔ اس ماہنامہ کی توسیع اشاعت، اور قلمی معاونت آپ کا ملی فریضہ ہے۔ خریداری بڑھائیے، قیمتی اشتہارات کے حصول کے ذریعہ اس کی مالی مدد کیجئے۔ بابرکت تحریک اور امانت خاص میں خود بھی حصہ لیجئے اور دوسری بہنوں کو بھی تلقین کیجئے۔ بہترین تعاون کے لئے ادارہ مصباح آپ کا بے حد شکر گزار ہے۔

(مدیرہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

پاک ٹمبر

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ

لاہور

فون نمبر:- ۶۲۶۱۸

کو ہمیشہ یاد رکھیں

بچوں کی تربیت

کا

آسان اور مؤثر ذریعہ

اگر آپ حقیقتاً اپنے بچوں میں دینی روح پیدا کرنا چاہتے ہیں تو انہیں تشحیذ الاذہان پڑھنے کے لئے دیجئے۔

یہ دلچسپ اور نہایت مفید معیاری رسالہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام باقاعدگی سے ہر ماہ کی یکم تاریخ کو مرکز ربوہ سے شائع ہوتا ہے اور یقیناً اس قابل ہے کہ بچوں والا ہر احمدی گھرانہ اسے ضرور منگوائے۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

بیرونی ممالک سے آنیوالے سامان کی بروقت

کسٹم سے کلیرنس

کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

CONTINENTAL CARGO SERVICES

(APPROVED CUSTOM CLEARING AND FORWARDING AGENT)

پروپرائٹر:- شیخ مبشر احمد

پتہ:- ۲۔ڈی (تیسری منزل) موٹن بلڈنگ

ایم۔ اے۔ جناح روڈ

کراچی (فون نمبر ۲۳۴۶۲)

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۲۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

ماہنامہ

خالد

ربوہ

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے۔ اس بلند پایہ مجلہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی "خالد" کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے

(مینیجر ماہنامہ "خالد" ربوہ)

الفضل آپ کا واحد جماعتی روزنامہ ہے اس میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے! (مینیجر)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ۔ لاہور پر

تشریف لائیے

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۲۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۲۱۰۷۰۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کیلئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم

مشہور دواخانہ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون نمبر ۴۸۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شارٹ ٹنڈر نوٹس

محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ پنجاب سے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے جنہوں نے سالِ رواں ۱۹۷۷ء کی فیس انلسمنٹ / تجدیدی فیس جمع کرادی ہے مؤرخہ ۴ ستمبر ۱۹۷۷ء بوقت ۱۰ بجے قبل از دوپہر کومپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۴ء برائے سول ورکس شیڈول آف ریٹ ۱۹۵۴ء، ۱۹۶۴ء پبلک ہیلتھ ورکس اور ایٹم ریٹ پر مبنی سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر خواہش مند متوقع ٹھیکیداروں یا ان کے با اختیار ایجنٹوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے بذریعہ ڈاک یا تار ٹنڈر قبول نہیں ہوگا۔ زرِ ضمانت لازماً بصورت چالان خزانہ یا کسی شیڈول بنک کی ڈیپازٹ ریٹ کال ٹنڈر کے ساتھ منسلک ہونا ضروری ہے۔ ورنہ ٹنڈر قبول نہیں ہوگا۔ کام کے مفصل کوائف مثلاً ریٹ۔ شرائط نقشہ جات دفترہ دستخط کنندہ ذیل میں کسی یوم کار کو دفتری اوقات کے دوران دیکھے جاسکتے ہیں۔ دستخط کنندہ ذیل کو حق حاصل ہے کہ بغیر وجہ بتائے کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو مسترد کر دیں۔ مشروط ٹنڈر قبول نہیں کئے جائیں گے۔ ٹنڈر فارم قیمتاً مؤرخہ ۴ ستمبر ۱۹۷۷ء (ناقابل واپسی) سے قبل دفتری اوقات کے دوران صرف اُن ٹھیکیداروں کو جاری کئے جائیں گے جن کے پاس ڈیپازٹ ریٹ کال کی صورت میں زرِ ضمانت اور انلسمنٹ / تجدیدی حکم نامہ برائے سالِ رواں ۱۹۷۷ء موجود ہوگا۔ اگر ٹنڈر فارم فرم / کمپنی کی جانب سے ہو تو لازماً مختار نامہ منسلک ہونا چاہیئے۔

نمبر شمار	کام کی نوعیت	تخمینہ لاگت	زرِ ضمانت	میعاد
	علاقائی ترقیاتی منصوبہ مکانات برائے کم آمدنی بمقام کلور کوٹ۔			
۱	مہیا کرنا۔ بچھانا اور جوڑنا وغیرہ اے۔ سی پائپ ۳" انچ تا ۸" انچ مکمل برائے واٹر سپلائی بمعہ امتحان	-/۳,۶۳,۰۰۰ روپے	-/۷,۲۶۰ روپے	(۳) تین ماہ
۲	مہیا کرنا۔ بچھانا اور جوڑنا وغیرہ آر سی۔ سی پائپ ۹" انچ تا ۱۵" انچ مکمل برائے استعمال شدہ پانی بمعہ امتحان	-/۷,۰۰۰ ,۲ لاکھ روپے	-/۴,۴۰۰ روپے	(۴) چار ماہ

چوہدری رشید احمد
ڈپٹی ڈائریکٹر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ڈویژن
جھنگ بمقام بھکر۔

IPL. 3702

درخواستِ دُعا

میری بیوی کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب دعا کریں کہ بعد کی پیچیدگیوں سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور کامل صحت دے۔ نیز میرا بچہ ملک سے باہر گیا ہوا ہے اس کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(ڈاکٹر عبدالرحمٰن کوٹ عبدالمالک۔ شیخوپورہ روڈ۔ لاہور)

آپ کے گھر کی پہلی اور اہم ترین ضرورت

آپ کے گھر کے سب برتن۔ واش بیسن اور فرش کو صاف ستھرا، جاذبِ نظر اور جراثیم سے پاک کرنے کے لئے

سب سے عمدہ، سب سے سستا، چمکیلا

سٹیل۔ پیتل۔ چینی اور سلور کے برتنوں کی صفائی کے لئے بے مثال ہے

اپنے شہر کے ہر جنرل مرچنٹ اور کریانہ سٹور سے خریدیں

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار۔ کیل چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر

۵۳۔ فیروز پور روڈ۔ بالمقابل تھانہ اچھرہ۔ لاہور

فون نمبر ۔ ۴۱۰۶۱۷

ضروری اطلاع

افراطِ زر اور قیمتوں میں اضافہ سے مجبور ہو کر مشہور زمانہ

۶۵ کیورز (65, CURES)

یعنی پائلز کیور PILES CURE

استھما کیور ASTHMA CURE

پینز کیور PAINS CURE

وغیرہ اور حیوانات کی اکسیروں یعنی اکسیر اپھارہ وغیرہ میں یکم ستمبر ۱۹۷۷ء سے مندرجہ ذیل اضافہ کیا جارہا ہے:۔

فی کیور ۵۰/۱۲ کی بجائے -/۱۵ روپے فی کورس اور حیوانات کی اکسیر ۵۰/۱ کی بجائے -/۲ روپے فی پیکٹ ہوگی۔

سٹاکسٹ صاحبان اور دیگر احباب مطلع رہیں!

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

ولادت

خاکسار کی بھانجی عزیزہ صالحہ مسرت اہلیہ میاں عبدالسمیع صاحب کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹیوں کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم میاں عبدالمجید صاحب آف مکھن پورہ کا پوتا اور محترم میاں عبدالحکیم صاحب آف مغلپورہ کا نواسہ ہے۔ بچے کا نام ضیغم الاسلام رکھا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح، باعمر، خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ ربوہ)

جگہ جگہ خراب نہ ہوں۔
اناڑی مکینکوں سے بچیں
ٹرانسسٹر کی صحیح اور پائیدار مرمت گارنٹی سے کروائیں
نئے ٹرانسسٹر اور تبادلہ کے لئے۔
ڈان ریڈیو سروس محلہ دارالبرکات ربوہ

خالص شہد — تازہ عرق
اور
عمدہ مربہ جات
نیز
اپنی جملہ طبی ضروریات کے لئے
دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ
کو یاد رکھیئے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴